رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ہمارے مہربان کرم معظم دوست رحمت علی صاحب براسوالی الشیخ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبدالعزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کرکے درخواست کی ہے کہ اُنکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ مدد اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیئے

جواب - اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سردست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہوگیا اور احباب کو انتظار کرنا پڑا دیگر یاد رہے کہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمد سلسلہ کی ہی اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شائع ہوسکا کیونکہ کاتب مصروف تھے یہ ایک مجبوری امر تھا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرماکر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سردست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال ہی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اُسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کی جلد پوری ہوجاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا اسے ایک آلہ خیال کرکے میرا ہاتھ بٹاویں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب ایم اے منیجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے منیجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام ورویا

پلیٹ کے متعلق توجہ کرنے سے حضرت اقدس نے رویا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جنپر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا - پھر الہام ہوا - واللہ شدید العقاب - انھم لا یحسنون -

رویا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا - خسف القمر والشمس فی رمضان - فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن - آپنے رویا ہی میں مولوی عبدالکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ اٰلاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا لکھی جاتی ہے جو کہ کھانسی - دمہ - زکام - نزلہ وغیرہ تپ - دردسر دردکمر و درد اعضائے کا جو کہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اُس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے۔

جوز ماثل - ریوند چینی - زنجبیل - صمغ عربی تمام ادویہ ایک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنادیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت - کھانسی اور دمہ کیواسطے مونہہ رکھکر لعاب چوسنا چاہیئے۔ زکام کیواسطے دودھ کے ساتھہ ایک گولی شام ایک صبح -

کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ پر اپنا اظہار نعمت کرتا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرتؐ کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرتؐ کی تربیت سے انکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک ابدی بقا حاصل ہوئی اور انکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کر کے مسیح موعود پر چسپاں کرنا چاہتے تھے حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہمکو کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا مناکم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں ہے اول تو قرآن کا منکم یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرت اقدسؑ سناتے رہے جسکا ذکر الحکم نمبر ۳ میں بسط سے آگیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرت اقدس سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرت کے انکار پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو اجنبی کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپنے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھہرے ہیں تب جو بیع ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے ساری تیاریوں سے اُسکی مخالفت پر ٹوٹ پڑے جان سے۔ مال سے۔ اعضا سے۔ عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاویں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اُسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھلو نہ ہمارا کوئی واعظ ہے نہ کوئی لکچرار اور دشمن بھی کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضکہ اُنھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اُٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہماری طرف سے ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کے لگائے ہوئے پودہ کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

تہجد | اس وقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کہ اصحاب محمد رفیق صاحب اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرت اقدسؑ سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرت تشریف لے گئے۔

سیر | بوجہ بارش (نزلہ و زکام) کے آج حضرت اقدس نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر | آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع ہوئی کہ حضرت اقدس اس سلسلہ آلٰہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا سے ایک نووارد صاحب نے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدس کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں اُنھوں نے عرض کی کہ حضرت میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُسوقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرت اقدس کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ میں ترقی کا ہونا اور دن بدن عروج کا ہونا اُنکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اُسنے بتلایا کہ مجھ کو خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رویا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دے خدا کے فرشتے اسطرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو تو رد لکھتا ہے اور سچے ہیں مرزا صاحب سچے ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدس کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں ادا ہوئیں اور حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دار قطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اصل قیامت کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتی کہ فرشتہ تک کو بھی نہیں اور وما ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پورے ہو گئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اُسکے علامات ہیں ممکن ہے کہ اُنسے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ایک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جو مہینے وضع کردے پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیے کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامت قریب ہے اب ۶ ہزار تو ہو گئے ہیں قیامت تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام فدا انسس نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے منجی ہونیکی پیشگوئی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دلنشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک اسکا معیار یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں وضع ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی ہے یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں کبھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ تھے اسلیے مصلحتاً انھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنا لیا یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا | نہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ایک نظم سناتے رہے جسمیں اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشتمل بر مضامین الہام و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوئے تھے سناتے رہے پھر بعد نماز عشا حضرت اقدس تشریف لے گئے

۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت چار اصحاب نے بیعت کی اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرت سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائی نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور جو مضمون مشمولہ قصائد عربی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جائیگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ نجانب اللہ ہے یہ حالت بھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہوگیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی بھی ہوتی ہے اور خفی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دل میں مضمون پڑھا جاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میری طرف سے نہیں ہے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہی) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدم نہیں ہوسکتا تھا ورنہ تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر ایک بات میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ افعات کا نبھانا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر اسے نہیں کر سکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں (اسمقام پر عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی تھے انکے لیے خدا نے دروازے بند کر دیے اور تمھارے لیے کھول دیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سب کو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سنایا جو کہ انھوں نے بایمائے حضرۃ اقدس مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرایہ میں لکھا تھا جسکو حضرۃ اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد مرزا ... صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر اور حضرۃ اقدس کی زیارت کا شوق اور محبت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر درد دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرۃ خود بار بار زبان مبارک سے ... فرماتے تھے ... اور رقت سے لکھا ہوا ہے۔

ایک مقام پر حضرۃ اقدس نے فرمایا ... ایک ... صاحب دوسرا ہمارا اسکا ... انھوں نے شروع کر دی ... اسکا اہتمام ہمارے مخالف ... بذریعہ قلم ہوا ہے اسیطرح عیسیٰ کے وقت ... بعد آنحضرت کے ... سے رفع ہوئی جیسا بھی فرمایا ہے ... ہوئی۔

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ ... کی نسبت ہم نے سنا یا دیکھا ہے کہ اسکی دونوں آنکھیں ہی عیب دار ہیں ... جیسے کہا کرتے ہیں کہ ایک آنکھ ... بالکل اسکے یہی معنی ہیں کہ انھوں نے دو کتابوں پر غور کرنی تھی ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو یہی نہیں کہ کچھ بھی نہیں دیکھتے اور توریت پر کچھ دھندلی سی نظر ہے کہ اسی اپنی تائید میں ... پاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد عشاکی نماز پڑھ کر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات دنیا میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرۃ سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بباعث کثرت کار مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرۃ اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرت کے زمانہ تک چار ہزار برس ہونے میں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب کے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں، وقت نہیں یا الفاظ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

مغرب عشا اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب روزی اپنے خدام کو معاف کر دیتے ہیں اور نبی کریمؐ کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ایک چھوٹا نبی تھا میں اس سے افضل ہوں یہ اشتہارات اس وضع کے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کر دیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اسنے اسے پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے مگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر ہے تو اسنے مجھے جواب دیا کہ کیا اسمیں بھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تمنے دیا ہے مرزا صاحب نے تو ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو انسے تعلق ابنیت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا پھر بیٹے نے کہا کہ ... السلام کا حق ... کہ وہ ہر طرح چندہ طلب کریں کیونکہ اسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ دیگر صاحب کا اپنے خدام سے ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ سب باتیں تو ہیں لیکن اندر ہی اندر ترقی ہو رہی ہے خدا کا فضل ہے۔

اسیطرح جیسے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں چند ان کی کارروائی میں مضر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جبتک تشویش نہ ہو ترقی نہیں ہوتی ہم سب پر نظر نہیں کرتے انھیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر مخالفین یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوتیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کر لیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ یعنی ہم دونوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہوگیا اسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہے انہیں تو بیت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی پھر آخر اُٹھی ہیں ہی جو نیک تھی اللہ تعالیٰ انکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے بھی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی افضیو پنس پڑھ گئے ہیں لعنۃ کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں جنھوں نے اس سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔

پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرۃ نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھ کر ڈوبے ہوئے ہیں۔ بڈھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کہ کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں پھر ایک صاحب نے ایک خواب سنایا کہ ایک شخص سے گالیاں دی رہا ہے حضرۃ نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سنکر اور نماز عشا ادا کر کے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرت کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل بھی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاء اللہ پرسوں چلیں گے

ظہر ظہر کے وقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیوے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات کو ایک کر دو۔ کلام کی فصاحت اور بلاغت

دربار معجزہ پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے جو معجزات نشانات ہوتے ہیں وہ تو غائب ہو جاتے ہیں مگر اسطرح کے نشان ہمیشہ قائم رہتے ہیں بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آیندہ آنیوالی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لا سکے اور اسی کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر نماز ہوئی۔

عصر اسوقت حضرۃ صرف نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا

مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرت سر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور گفتگو باتیں ہوتی تھیں آخر نیش زنی پر آگئے جسکے جواب دیں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنی سے ادنی جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد

پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب محرفہ توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکال کر دکھلاویں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط ہی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق بمعنی فرق کرنے والا اور لیط بمعنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنے والے کے ہیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنے ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اس میں سے بڑھ کر اور کون ہو گا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق

اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائے درگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب جسٹرار رائیدرگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرتؑ اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کر کے ان لالہ صاحب کو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کیوجہ سے ایک دور دراز سفر کر کے وہ یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اردو کے جانتے ہیں۔ حضرۃ اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ

ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھپر اعتراض کیا تھا خدا نے اسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اُسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرۃ مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورت تھی کہ جسکی زندگی کی اُمید منقطع ہے اُسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اُسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اُسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اُسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم کیونکہ اُسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرکر اور ایسے پہلو دں کو مد نظر رکھ لے کہ اگر وہ نہ مری تو اُسے عذر کی گنجایش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم حضرۃ اقدسؑ نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اُسی وقت مباحثہ میں سنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کا نام دجال رکھا تو اُسیوقت آتھم نے توبہ توبہ کر کے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا "مرزا صاحب مجھ سے غلطی ہوئی میں نے تو دجال نہیں کہا۔" مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں۔ کیا یہ اُسکا عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا

کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اُسکے دعوے کے دریافت کیے تھے اسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کی بابت کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں تحریر ہیں جنکے نقل کی ضرورت نہیں حضرتؑ کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اُسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

قریباً آج ۱۹۰۰ سو سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائی دنیا کی قوم ایک بگڑ گئی تھی ارض و سموات کی عبادت چھوڑ کر اس دلپر زلزلہ ڈالنے والے غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے میں جو کہ ایک یسوع ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت نہ دی کہ اُسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جس نے اپنی کمزوری اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیب لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اُس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے خدا قادر علیم خبیر کے حضور میں یہ کتنی بڑی کفر کی بات ہے! كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال تعالیٰ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ الآیہ وہی ہے اللہ جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھلاوے اور یہ بات ہو کر رہیگی خواہ مشرک اس حق کو کیسی ہی کراہت کر کے مخالفت کریں۔

انسانوں کی جنس کی ذلت اور بیعزتی کیواسطے یہی عقیدہ ایک انسان کو خدا بنانے کا کچھ کم نتھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تمنے ایک قسم اور آگے بڑھ کر دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں میں مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ اسمیں بخوبی بہت کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر ساطرح سے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غیور و قادر کی غیرۃ اس جوش میں آئی کہ اُسکے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کی بڑی اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ تو ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی اسکو گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور انکی سلطنت میں بادشاہ بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرأت ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کر کے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو اندنوں کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرۃ مرزا غلام احمدؐ ہے تو یقیناً خدا تمہیں بہت برکتیں عطا فرمائیگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اُسکے مقدس رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک کے رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونے کے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمہارا اس دنیا پر تمہارے زمانہ کے اندر تمہارے ہی دیکھتے ہوئے مر جائے اور اپنے اس حکم سے ایک چھپی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کر کے اُس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمہارے حق میں ایسی ہی دعویٰ کرے گا ہم

خدا کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار مجھکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔

مورخہ ۱۲ ار نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج پہر بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اُسمیں لکہا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلہ آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکہا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تواریخ میں زمین کے اس عظیمہ تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اُٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالھا اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تصرفات زمین میں کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک اور ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہ نہیں ملی کہ کہاں تک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی نبی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یادر کہنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ ہی ایک ختم نبوت کا نشان تہا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اُسے وہ معجزہ ہی نظر آویگا اگر موسیٰ کا سونٹا ہی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تہا کہ وہ بھی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اُس نے سانپ بنایا تہا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچہتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰ کوئی کتاب ہی بنا کر چھوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اُسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پہر لالہ بڈہایا جو مدراس سے آئے ہوئے ہیں اُنکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل میں کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے حالانکہ نہ ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پہر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے +

مورخہ ۱۳ ار نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہیں لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اسی لئے جمع ہوئیں +

مغرب و عشاء نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہیں اُنکے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جسمیں ساری خوبیاں مخفی ہیں وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑہا کوس ہے اس صورت میں ان کا پہر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہیں انکو کیا سمجھے بیٹھے ہیں (گویا خدائی کا منصب تمام سب انکو دیدیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندہا کر دیا ہے +

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپیجیتی میں ایک مضمون ہے ایک علی گڑھ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہیں جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل میں یہ لوگ مذہب سے خارج ہیں خدا کا خوف مطلق نہیں صرف کنبہ کا ہے +

پہر وہابیوں کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے بر خلاف بہت کچھ کہا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیوں کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر میں تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویوں نے آپکو چائے دی چونکہ حضرت اقدس کے دہنے ہاتھ میں بچپن سے ضرب آئی ہوئی ہے اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دائیں ہاتھ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجھایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پہر انکو اصل وجہ بتلا دی گئی اسکے بعد ان لوگوں نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات میں رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہیئے تھی ہم تو اونکو اسیقدر مانتے ہیں جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہیں ہے +

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہیں کیا وہ پہلے زمانوں میں نہیں اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں جب ان (وہابیوں) کی یہ حالت ہے تو پہر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہیں اور کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

فرمایا کہ میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلیگا میں ان کی مجلسوں میں بیٹھا رہا ہوں ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمیں نرا چہلکا ہے مغز بالکل نہیں ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکہی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دیسکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتمیں آنحضرت سے اوسکی تصحیح کرا لیتا ہے مگر تاہم میں نے یہ التزام رکہا ہے کہ میں اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہیں کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتھ نہ ہو محمد حسین سے پوچھا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث میں اس طرح دخل دیسکتے تھے تو پہر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اسے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہیں انمیں دوستی نہیں ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلوں میں پاکیزگی بہرتا ہے اور سینوں کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے +

شیخ فضل حق صاحب نومسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اُسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کہا کہا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تہا کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جبتک خدا بھلائی نکرے جب انسان تقوے اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا استقامت چاہیئے انبیاؤں کو جسقدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں اور یوں خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو

اسکے بعد تین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی اوسپر آخر دم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اُسکو نجات دیگا اسلئے تقویٰ اختیار کرو ہماری جماعت دراصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمیں کر چکی ہے +

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ میں بیان کیا جاوے تو یہ معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس میں معصیت نہیں ہے مطالب سمجھانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمرو بکر کا ذکر فرضی طور پر رکہہ لیتے ہیں خود تعزیرات ہند میں مثالیں موجود ہیں پہر نماز پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

مورخہ ۱۴ ار نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ ظہر بھی مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرۃ اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑہا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی +

مغرب و عشاء مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس لئے آج مغرب اور عشاء کی نماز حکیم صاحب حکیم نور الدین صاحب نے پڑھائی بعد ادائے نماز مغرب حضرۃ اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ مین جاکر صرف چند روز گہر ہونگا پہر واپس آکر پنجابی نظم کے پیرایہ مین حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کرونگا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہین آپ ان کے لیئے بہت مفید کام کر سکتے ہین۔

پہر اسکے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام [illegible] کا مضمون سناتے رہے۔

چونکہ انہوں نے ایک عمدہ اور نئے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہو رہی ہے نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ بڈہا مل کی طرف سے یہ عرض کی کہ انکو انہوں نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہین کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہین بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خداتعالی نے جو اپنا قانون ٹہرایا ہوا ہے وہ کبہی باطل نہین کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اسپر دلیل پوچہو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اسکو برکات اور ثمرات کا پتہ انسانکو مرنیکے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا مین ظاہر ہوتے ہین کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا مین ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند تو اس سے محروم ہین اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بہی یہی حالت ہے تو ہم کہینگے کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہین کہ کتاب اللہ کی پابندی نہین کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپروائی سے نہ کہاوے تو وہ بہرحال اسکے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانون کا ہے کہ انکے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اسکے پابند نہین ہین مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہین وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہین پہر اعراض بہی دو قسم کے ہوتے ہین ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد مین ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہین ملسکتا جب تک وہ اوسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ **کونوا مع الصادقین** بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تہے جنسے صحابہ نے بہی حصہ لیا پہر اسیطرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکہہ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب مین برکات نہین ہین اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب مین رکہا ہوا کہا ہے ہندوؤں کو دیکہو بت پرست ہین عیسائیون نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکہا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہین ہین تو جب ہم اس کی [illegible] کر دینگے تو ثابت کر دینگے آریہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہین خود کلام [illegible] نہ ہونا اور یہ دعوی کرنا کہ میں خدا [illegible] ہین یہ کہ [illegible] دونوں [illegible]

جو شخص دعوی کرتا ہے کہ میں خدا کے کلام کے [illegible] پاؤں گا وہ [illegible] نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتہ میں ہے [illegible] دیکے لئے چاہئے اسکے دروازے کہولدے خدا بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اسمین لاکہوں پہل ہوں مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی اسمین سے ایک پہل بہی نہیں کہا سکتا۔ اسیطرح بازارون مین کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہین اور ہزار ہا دوکانیں ہوتی ہین مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خداتعالی کی نعمتون کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ امر سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمین بحث کی بہی ضرورت نہین ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہین سکتی +

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالی اسے تقوے بخشے جو دل پلید ہوتے ہین انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آکر ایک کاغذ کا کبوتر بناکر کہا دے تو کیا اوسے ہم کرامت سمجہ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو اور راست ہو اور تقوی ہو پہر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے +

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آجکل سیر پر ملتوی رہی ہے :

ظہر اسوقت حضرت اقدس اُن تائیدات الہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکہو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکہنے پر منحصر تہی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تہے وہی اسے خوب جانتے اور سمجہتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کی دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑہنا بچہونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصانیف اور اخبارات کے ہر ایک اہل دل کو کچہہ نہ کچہہ معلوم ہوسکتی ہے مگر پورے طور پر اسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قوموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گہروں میں لحاف لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا بندہ ہے کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ اور ہے میں قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے کنڈیا لگائی ہوئی ہیں پہر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدہ گہنٹہ آرام کرلیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی شکایت کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی پروف آتے ہیں اور کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ انکو دیکہتے ہی جاتے ہیں تصحیح بہی فرماتے ہیں اور لکہتے بہی جاتے ہیں بہلا ایسی مصروفیت میں کونسی گہڑی ایسی نکل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتہہ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے والوں کو اس قلمی جہاد کی کچہہ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکو زیر قلم تہا وہ اس وجہ سے ایک کٹہن اور سخت مشکل مضمون تہا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تہا یعنی مد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسبات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بہی پسند نہ فرماتے تہے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا اس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالی کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پہر نماز پڑہکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تہے انکا ذکر حکیم نور الدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پہیلی تو وہاں سے زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر نے مجہے لکہا تہا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکہا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب مگنیشیا سالٹ مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اسے پہر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب **اعجاز احمدی** کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑہکر احباب کو سناتے رہے پہر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اُسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروہہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اُسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں انکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مدہ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی مفر اس سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۱۴ر شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء
جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہے جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی [illegible] سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی [illegible] اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ اسے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والوں پر جسمیں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی لوگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئی نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئی نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ انکی گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ **وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث **وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا** نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذوالسنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑی بڑی نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ باراں برس پہلے براھین احمدیہ میں بھی اسکیطرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اصلی نہیں کیگئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جس کا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اُسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کروگے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤگے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرتا رہا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور لرزاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اسکا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہکر پکارا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کر کے لکھدیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بہت سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک رستباز کے آنسو جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر